رسائل و مسائل

سیّدابوالاعلیٰ مودودی

انسان میں چھچھورا پن

سوال: جب انسان کی تخلیق میں ہی چھچھورا پن ہے تو وہ سلیم الطبع کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب: انسان کے اندر چھچھورا پن تو کم و بیش موجود ہوتا ہے۔ یہ منجملہ انھی اوصاف کے ہے جو اس کی فطرت میں ودیعت کیے گئے ہیں۔ انسان سے انھی عادات و خصائل کا اظہار ہوتا ہے، جو اس کی فطرت میں پوشیدہ ہیں۔

اب انسان کی آزمایش دراصل اس بات میں ہے کہ وہ اپنے فطری اوصاف میں سے کن اوصاف کو اُبھارے اور کن اوصاف کی حوصلہ شکنی کرے۔ اپنے اندر بھلائیاں پرورش کرنے کا جو طریقہ اللہ کی شریعت نے بتایا ہے، اگر اس کے مطابق انسان چلتا رہے تو اس کے نفس کی خرابیاں کم ہوتی جائیں گی اور اس کے اندر اعلیٰ صفات تقویت پکڑ لیں گی۔

انسان کو بنانے اور بگاڑنے میں ماحول مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔ اگر خدا شناس اور پاکیزہ ماحول اسے میسر آجائے تو ہلکی سی جدوجہد بھی اس کے اندر بہترین اوصاف کو پرورش دینے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ لیکن اگر خدانا شناس اور غیراخلاقی ماحول اسے ملے تو بُرے اوصاف کے پھلنے پھولنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی اور اعلیٰ صفات کو پرورش کرنے میں اسے سخت جدوجہد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شرک اور دوسرے گناہ

سوال: شرک بغیر توبہ کیے معاف نہیں ہوگا۔ کیا اس سے خودبخود یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ دوسرے جرم و گناہ بغیر توبہ کیے معاف ہو سکتے ہیں، جیسے چوری، ڈکیتی، زنا اور فساد فی الارض وغیرہ؟

جواب: شرک سے اگر کوئی شخص باز نہ آئے تو اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے --- اس لیے نہیں کہ اللہ تعالیٰ بے بس ہے بلکہ اس لیے کہ خود اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا ہے کہ 'میں سارے گناہوں کو بخش دوں گا، لیکن شرک کو نہیں بخشوں گا'۔ یہ گناہ ایسا ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہے۔ رہے دوسرے گناہ تو ظاہر ہے کہ ان کی کوئی فہرست نہیں دی گئی ہے کہ یہ یہ گناہ معاف کیے جائیں گے اور یہ یہ گناہ معاف نہ ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جب بلا تخصیص یہ اعلان فرمایا ہے کہ سوائے شرک کے تمام گناہ معاف ہو سکتے ہیں، تو کسی کو کیا اختیار ہے کہ ان میں درجہ بندی کرتا پھرے۔

جاننا اور ماننا

سوال: آپ نے فرمایا ہے کہ ''کچھ لوگ ایسے ہیں جو جانتے ہیں، لیکن مانتے نہیں ہیں''۔ کیا صورتِ حال یہ نہیں ہے کہ جو مانتے نہیں ہیں وہ دراصل جانتے ہی نہیں ہیں، کیونکہ اگر وہ جان جاتے تو ضرور مان لیتے؟

جواب: دراصل جاننے اور ماننے میں ایک لطیف فرق ہے۔ مثلاً آپ دیکھیں گے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کا منکر ہے، لیکن جب آپ اس سے بات کریں گے، تو معلوم ہوگا کہ وہ فی الواقع اللہ تعالیٰ کا منکر نہیں ہے، وہ ایک ایسی ہستی کو تسلیم کرتا ہے، جو اس کائنات کا خالق ہے۔ لیکن وہ اسے صاحبِ ارادہ، صاحبِ تدبیر و تنظیم اور صاحبِ قانون و شریعت تسلیم نہیں کرتا۔ وہ خدا کی اس حیثیت کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے، کہ وہی اس کی قسمت کا بنانے اور بگاڑنے والا اور وہی اسے راہِ ہدایت دکھانے والا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ وہ شخص یہ بات تو جانتا ہے کہ خدا ہی اس کائنات کا خالق ہے، لیکن حقیقت میں وہ اسے مانتا نہیں ہے۔ بس جاننے اور ماننے میں یہی بنیادی فرق ہے۔ (۱۹۶۸ء، درس قرآن کے بعد)